Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

| جلد ۳۸/۴ | ۴ وفا ۱۳۲۹ ھش | ۴ جولائی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۵۵ |
|---|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۳۰ جون مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور ۳ جولائی سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔ جیسا کہ پرسوں لکھا جا چکا ہے عزیزی عبداللہ خان کی طبیعت آجکل بہت زیادہ خراب ہے کل پھر بخار ۱۰۲ ہو گیا۔ اور ۹۹ سے ۱۰۰ تک تو ہر وقت رہتا ہے۔ آج سانس رکنے کا دورہ پھر ہوا۔ تمام احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی التجا ہے۔

## پروفیسر سعود احمد صاحب بخیریت کماسی (گولڈ کوسٹ) پہنچ گئے

### مقامی احباب کیطرف سے پُرجوش و پُرتپاک خیر مقدم

کماسی (مغربی افریقہ) ۲ جولائی احمدیہ کالج کماسی (گولڈ کوسٹ) کے پرنسپل مکرم ڈاکٹر سفیر الدین بشیر احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ پروفیسر سعود احمد صاحب واقف زندگی اور ان کی اہلیہ صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت کماسی پہنچ گئے۔ مقامی جماعت کے احباب نے آپ کا پُرجوش استقبال کر کے اخلاص کا نہایت اچھا نمونہ پیش کیا۔

یاد رہے مکرم سعود احمد صاحب گولڈ کوسٹ کے پہلے احمدیہ کالج میں پروفیسر کے طور پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ۲۵ مارچ کو لاہور سے روانہ ہوئے تھے۔ راستے میں آپ عدن، پورٹ سوڈان، خرطوم جاس، لیگوس اور قاہرہ وغیرہ ہوتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچے ہیں۔ یہ طویل سفر آپ نے بحری جہاز، ریل، لاری اور ہوائی جہاز وغیرہ کے ذریعہ طے کیا۔ اپنے خاص فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخیر و عافیت اپنی منزل مقصود تک پہنچایا ہے۔ اس دوران میں آپ بعض ایسے علاقوں میں سے بھی گزرے ہیں جہاں گردن توڑ بخار کی شدید وبا پھیلی ہوئی تھی۔ اور اخباروں کی اطلاع کے مطابق وہاں کثیر تعداد میں لوگ اس کا شکار ہو رہے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور فرائض منصبی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

# آئندہ چوبیس گھنٹوں میں امریکی اور شمالی کوریائی فوجوں کے درمیان شدید تصادم متوقع ہے

## جنوبی کوریا کی فوجوں نے دریائے ہان کے تمام جنوبی مورچے خالی کر دیئے

ٹوکیو ۳ جولائی۔ آج جنوبی کوریا کی فوجوں نے دریائے ہان کے وہ تمام مورچے خالی کر دیئے جو انہوں نے جنوب کی طرف قائم کئے تھے۔ اب وہ سوون کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ جہاں شمالی کوریا کی دو فوجیں پہلے ہی چڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ ان مورچوں کو خالی کر دینے کا فیصلہ انہوں نے آج صبح کیا۔ کیونکہ شمالی کوریا کی فوجوں نے دریائے ہان کے ریل اور موٹروں کے پل کی مرمت کر لی ہے۔ اور ریلوں کے ذریعہ فوجیں اور اسلحہ وغیرہ دریا کے پار بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے ایک نامہ نگار نے میدان جنگ سے اطلاع دی ہے کہ ان مورچوں کو خالی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جنوبی کوریا کی فوجوں کو قریب قریب شکست فاش ہو گئی ہے۔ امریکی فوجیں چھاؤنیوں سے بڑی تیزی کے ساتھ شمال کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر امریکی فوجوں اور شمالی کوریا کی فوجوں کے درمیان شدید تصادم متوقع ہے۔ اگر ایسا ہی ظہور میں آیا۔ تو وہ ان فوجوں کی براہ راست ٹکر اس دن ہوگی۔ جو "امریکہ کے یوم آزادی" کے نام سے موسوم ہے۔ کل جبکہ امریکی فوجیں حملے کی تیاری میں معروف تھیں، شمالی کوریا کے راکٹ ہوائی جہازوں نے مشین گنوں کے ذریعہ گولیوں کی شدید بوچھاڑ کی۔ جس کی وجہ سے امریکی فوج کا کچھ جانی نقصان بھی ہوا۔

— لنڈن ۳ جولائی۔ برطانوی دارالعوام کے بعض لیبر ممبروں نے کہا ہے کہ جنوبی کوریا کی حمایت کے فیصلہ میں برطانوی حکومت نے جو قدم اٹھایا ہے وہ غیر قانونی ہے

## تیسری جنگ روکنے کا یہی موقعہ ہے

خارموسا ۳ جولائی۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے کہا ہے کہ تیسری جنگ عالمگیر کو آج کوریا میں ہی روکا جا سکتا ہے۔ روس کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کا یہی موقعہ ہے۔ اگر اسے ہاتھ سے گنوا دیا گیا۔ تو پھر تیسری جنگ روکے بھی نہ رک سکے گی۔

## روس کے طول و عرض میں احتجاجی جلسے

ماسکو ۳ جولائی۔ روسی اخبارات میں آجکل اس قسم کی خبریں کثرت سے شائع ہو رہی ہیں کہ روسی عوام جگہ جگہ جلسے کر کے کوریا کے بارے میں امریکہ کی جارحانہ پالیسی کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں۔ ان اخبارات کی اطلاع کے مطابق اب تک اس قسم کے احتجاجی جلسے ہزاروں کی تعداد میں منعقد ہو چکے ہیں۔

## جنوبی کوریا کو فوجی امداد دینے سے انکار

نئی دہلی ۳ جولائی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کی اطلاع کے مطابق ہندوستان نے سلامتی کونسل کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ جنوبی کوریا کو فوجی امداد نہیں دے سکتا۔ توقع کی جا رہی ہے کہ سلامتی کونسل کی طرف سے ہندوستان کے اس فیصلے کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

# سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق پاکستان ہر امکانی مدد دینے کی کوشش کریگا

(لیاقت)

لنڈن ۳ جولائی وزیر اعظم پاکستان نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان نے سلامتی کونسل کو اطلاع دے دی ہے کہ پاکستان کی نگاہ میں شمالی کوریا کی حکومت جنوبی کوریا پر حملہ کر کے کھلی جارحانہ کارروائی کی مرتکب ہوئی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ پاکستان نے سلامتی کونسل کی وہ قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس میں تمام ممبر ملکوں کو شمالی کوریا کے خلاف فوجی پابندیاں عائد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ سلامتی کونسل کی قرارداد کے تحت پاکستان جنوبی کوریا کو ہر امکانی مدد دینے کی کوشش کرے گا۔ ابھی یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ پاکستان اس غرض کے لئے کس قسم کی مدد دے سکتا ہے۔ اس پریس کانفرنس میں برطانوی پریس کے تقریباً پچاس نمائندوں نے شرکت کی۔

## گلاسگو مشن کے مبلغ انچارج مکرم بشیر احمد آرچرڈ کے ہاں ولادت باسعادت

لنڈن ۳ جولائی۔ مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گلاسگو مشن کے مبلغ انچارج مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے بچی اور اس کی والدہ صاحبہ بفضلہ خیریت سے ہیں۔

ادارہ الفضل مکرم بشیر آرچرڈ صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی خدمت میں بچی کی ولادت پر مبارکباد عرض کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے نیز کامل صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ آمین



ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو آپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس [illegible] بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

# حضرت پیر منظور محمدؓ صاحب

## حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا تعزیتی مکتوب

حضرت پیر منظور محمدؓ صاحب کی وفات پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک تعزیتی مکتوب حضرت پیر صاحب کی صاحبزادی محترمہ ام داؤد صاحبہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے نام تحریر فرمایا تھا۔ گو یہ ایک ذاتی مکتوب ہے جو اشاعت کی غرض سے نہیں لکھا گیا تھا مگر چونکہ اس کا ایک حصہ جماعت کے ساتھ خصوصاً احمدی نوجوانوں سے بھی تعلق رکھتا ہے اس لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

خواہر مکرمہ محترمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل اتفاق سے الفضل دیر میں ملا دیکھا تو استاذالمکرم مرحوم حضرت پیر صاحب کی علالت کی خبر سے تشویش پیدا ہوئی۔ میں تار دینے کا ارادہ کر رہی تھی کہ شام کو منجھلے بھائی صاحب کا پیغام ملا کہ پیر منظور محمدؓ صاحب وفات پا گئے۔ بہت ہی صدمہ دل پر گزرا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صدمہ تو ہونا ہی تھا قدرتی بات تھی مگر میرے تو دل پر عجیب ہی اثر پڑا ہے گویا بچپن کا ایک پختہ رشتہ دنیا سے ٹوٹ گیا۔ اور بس اب خاتمہ ہمارا بھی قریب آنے لگا ہے۔ آپ کا اور اپنا بچپن میں پڑھنا لکھنا۔ کھیلنا۔ بچپن کی معصوم شرارتیں سب نقشے ایک ایک کر کے آنکھوں میں پھر رہے ہیں۔ پیر جیؓ کا خاص اپنا طریق تعلیم۔ کھیل کھیل میں پڑھانا۔ ہر بات سے بتانا۔ چیزیں بنا کر دکھانا۔ ایک ایک بات یاد آ رہی ہے۔ آپ کا بے حد خیال آ رہا ہے کہ کتنی رنج و غم کا وقت آپ پر گزرا ہوگا ایک سایۂ رحمت تھا وہ بھی رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام بخشے آمین

یہ تو ذاتی تعلق کے جذباتی احساس ہیں۔ اصل افسوس جو سب کے لئے برابر اور سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو چند رہ گئے ہیں ان میں سے بھی چیدہ چیدہ بہت سرعت سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اس خیال سے دل کانپ جاتا ہے جو باقی ہیں خدا ان کی عمروں میں برکت دے اور سلامت رکھے۔ جو چلے گئے ان کے داغ جدائی ہمارے دلوں پہ جلتے ہی رہیں گے۔ بعد میں قدر آتی ہے کہ ہم نے کیا کھو دیا۔ کاش کہ ہمارے نوجوان ان جواہر پاروں کی قیمت پہچانیں اور جتنا بھی ہو سکے ذخیرہ ان کی صحبت سے روایات و ہدایات کا حاصل کر لیں۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ چراغ سحری ٹمٹما رہے ہیں اب بجھے کہ اب بجھے۔ دل ان خیالات نے افسردہ کر رکھا ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔

(صاحبزادی) مبارکہ بیگم

# جامعۃ المبشرین میں ایک تقریب

ادارہ جامعۃ المبشرین ربوہ کی طرف سے مکرم و محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان کے اعزاز میں مورخہ ۳۰ جون بعد نماز مغرب ایک عشائیہ کا انتظام کیا گیا جس میں طلبہ و اساتذہ جامعۃ المبشرین کے علاوہ جماعت کے سربرآوردہ احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ کھانا تناول فرما چکنے کے بعد مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین نے ادارہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا آپ نے فرمایا چوہدری صاحب کو جامعۃ المبشرین سے دیرینہ تعلق رہا ہے آپ نے اس تعلیمی ادارہ کو بہت کچھ سکھلایا بھی ہے اور بہت کچھ اس سے سیکھا بھی ہے کیونکہ آپ اس ادارہ میں معلم اور متعلم دونوں حیثیتوں سے کام کرتے رہے ہیں۔ اب جبکہ چوہدری صاحب محترم دوسری بار تبلیغ کے عملی میدان میں حصہ لینے کے لئے لنڈن مشن کے انچارج ہو کر تشریف لے جا رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ گاہے بگاہے اپنی قیمتی نصائح سے مستفید فرماتے رہیں گے۔ آخر میں آپ نے تمام احباب بزرگان سے درخواست کی کہ اپنے اس نوزائیدہ تعلیمی ادارہ کی فلاح و بہبودی کے لئے رمضان المبارک میں دعائیں جاری رکھیں گے تاکہ ہم طلباء و اساتذہ جامعۃ المبشرین ان امیدوں کو پورا کر سکیں جو حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب جماعت نے ہم سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب نے طلباء و اساتذہ جامعۃ المبشرین کے جذبات محبت و اخوت کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ میں ایک مشکل۔ انتہائی مشکل کام کو سرانجام دینے کیلئے عازم انگلستان ہو رہا ہوں۔ میری کارکردگی آپ دوستوں کی نظر سے وقتاً فوقتاً گزرتی رہے گی بعض دوست اس سے مطمئن ہوں گے۔ اور میری اس سعی کو بنظر استحسان دیکھیں گے۔ اگر ایسا ہو تو آپ اس کو خدا تعالیٰ کا فضل اور اپنی دعاؤں کا نتیجہ شمار کریں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ بعض دوست بعض کاموں سے مطمئن نہ ہوں تو میں ان سے عرض کروں گا کہ وہ عفو و درگزر سے کام لیں۔

اس کے بعد جناب صدر صاحب کے ارشاد پر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے آخری تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک آج بلاد یورپ کفر و الحاد کی اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ جہاں سے ان لوگوں کا رجوع الی الاسلام بظاہر محال نظر آتا ہے۔ مگر خدائی نوشتے پورے ہوں گے اور ضرور پورے ہوں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان دنوں کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنے لائحہ حیات میں یقینِ محکم اور عمل پیہم کو جگہ دیں کیونکہ یہی ذریعہ کامیابی و کامرانی ہیں۔

اس تقریر کے بعد صدر محترم نے دعا فرمائی اور یہ سادہ مگر پُرلطف تقریب ختم ہوئی۔

(جامعۃ المبشرین ربوہ)

# "اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو! بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو"

مجالس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دفتر دوم کے متعلق حضور کے اس حکم کی تعمیل باقی ہے کہ:-

"کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

ایک لاکھ تیس ہزار روپے کے وعدوں میں سے سات ماہ کے عرصہ میں -/۷۵ ہزار روپے سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ مگر اس وقت تک صرف -/۳۰ ہزار روپے وصول ہوئے ہیں۔ اس صورت میں بیرونی مشنوں کو تبلیغی اخراجات کے لئے رقم بھجوایا جانا تو الگ رہا۔ دفتر کے روزمرہ اخراجات کا بھی چلانا مشکل ہے۔ جملہ قائدین و دیگر عہدیداران خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جس طرح انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں گھر بہ گھر پھر کر وعدے لئے تھے اسی طرح اب ان وعدوں کی وصولی کے لئے جدوجہد فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ ساری کی ساری رقم ۲۹ رمضان سے پہلے وصول ہو جائے۔ یاد رہے آپ کی مجلس کے ذریعے وصولی کی رپورٹ ہر ماہ حضرت اقدس کے حضور پیش ہوتی ہے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

# چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی ربوہ سے روانگی

آج صبح ساڑھے سات بجے کی گاڑی سے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ تبلیغ اسلام کے لئے عازم انگلستان ہوئے۔ اہالیان ربوہ کثرت سے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی میں سوار ہونے سے قبل چوہدری صاحب نے اپنے بھائیوں سے مصافحہ فرمایا۔ بعض احباب نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دعا کرائی اور "اللہ اکبر" "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" "حضرت فضل عمر زندہ باد اور مجاہد اسلام چوہدری ظہور احمد باجوہ زندہ باد" کے نعروں کی گونج میں آپ رخصت ہوئے۔

(خاکسار:- عبدالحمید آصف جنرل سیکرٹری)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۵۰ء

# دفتر دوم — اور — خدام کا فرض

احباب کو اس بات کا علم ہے۔ کہ دفتر دوم کی کامیابی کا بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام پر ڈالا ہے۔ دوسری بات جو اس ضمن میں اہم ہے وہ یہ ہے۔ کہ اسی سال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت بھی قبول فرمائی۔ ان دونوں باتوں کو ملانے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا دفتر دوم کو کامیاب کرنا ان دو وجوہات سے نہایت بابرکت ہے۔ یعنی ایک تو یہ کہ حضور نے دفتر دوم کا اعلان فرماتے ہوئے خدام کو اس کا ذمہ وار ٹھیرایا۔ اور دوسرا یہ کہ خدام کی مجلس کے صدر خود حضور ہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر خادم پر دفتر دوم کو کامیاب کرنے کے لئے دوہری ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ نہ صرف خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری کا ثبوت پیش کریں گے۔ بلکہ اپنی مجلس کے محترم صدر کی خواہشات کو بھی پورا کرنے والے ہوں گے۔

یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا دو عظیم حیثیتوں سے خدام کو یہ کام تفویض کرنا الٰہی تصرف پر دال ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ خدام پر دونوں باوقار حیثیتوں سے حجت پوری کی جائے۔ تاکہ خدام زیادہ سے زیادہ جدوجہد کر سکیں۔ اور ان کے پاس ناادائیگی فرض کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اس لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدام کے لئے یہ ایک بہت بڑے نازک امتحان کا وقت ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اس کام میں سستی دکھا کر خلیفۂ وقت اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ دونوں کی نافرمانی کے ناگوار نتائج سے دوچار ہوں۔

(۱) کیا کوئی احمدی ایسا ہے۔ جو اپنے امام کے حکم کو بجا نہ لائے۔

(۲) کیا کوئی خادم ایسا ہے۔ جو اپنے صدر کے حکم کو ٹھکرا دے۔ جو بیک وقت خلیفۂ وقت بھی ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ اس کام کو اتنی اہمیت کیوں دی گئی ہے۔ کہ خلیفۂ وقت نے بطور خلیفہ کے بھی دفتر دوم کی ذمہ واری خدام پر ڈالی ہے۔ اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی خلیفۂ وقت ہی ہیں۔ یہ دو باتیں جمع اسی لئے ہوئی ہیں۔ تاکہ واضح ہو جائے۔ کہ دفتر دوم کی کامیابی جماعت احمدیہ کے الٰہی مقصد کے پورا کرنے کے لئے کتنی ضروری ہے۔

ایک احمدی نوجوان جانتا ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی اور اس کے قیام و استحکام کے لئے موجودہ زمانہ کتنا اہم ہے۔ ہمیں اپنے پرانے مرکز سے جدا کر دیا گیا ہے۔ جو نظام ہم نے کئی سالوں کی محنت سے قادیان میں قائم کیا تھا۔ وہ حادثات زمانہ نے درہم برہم کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں زندہ قوموں کے لئے موت اور زندگی کا سوال درپیش ہوتا ہے۔ جن قوموں کو زندہ رہنا ہوتا ہے۔ وہ حادثات کا مقابلہ اپنی پوری طاقتوں سے کرتی ہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کی مدد شامل حال ہو۔ تو ضرور کامیاب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد بے شک ضروری شرط ہے۔ لیکن اس شرط میں وہ جدوجہد بھی شامل ہے۔ جو زندہ رہنے والی قومیں کرتی ہیں۔

احمدیت کا مقصد کیا ہے؟ سب جانتے ہیں۔ کہ ہمارا مقصد صرف تبلیغ اسلام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیام جو اس نے قرآن کریم کی صورت میں دنیا کو دیا ہے۔ سب قوموں تک پہنچانا۔ احمدیت آج از سر نو اس پیغام کو لیکر کھڑی ہوئی ہے۔ جس کو آج سے چودہ سو سال پیشتر صحابہ کرامؓ لیکر کھڑے ہوئے تھے۔ اور پھر یہ جماعت بھی اپنے آپ کھڑی نہیں ہوئی۔ اس کو اسی خدا نے کھڑا کیا ہے۔ جس نے صحابہ کرامؓ کی جماعت کو کھڑا کیا تھا۔ یہ کام کتنا عظیم الشان ہے۔ کتنا اہم ہے۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے۔ جو سچے دل سے اس جماعت میں شامل ہوا ہے۔ جس نے اپنے خون کو اس جذبہ سے حرارت دی ہے۔ جو حرارت الٰہی جماعتوں کو آسمان سے ملتی ہے۔

"تحریک جدید" وہ محکمہ ہے۔ جس کے سپرد بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام ہے۔ ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام کتنا وسیع ہے۔ اور کس قدر جدوجہد اور اخراجات کا طلبگار ہے۔ ہر احمدی جانتا ہے۔ کہ مغربی ممالک میں جو ہمارے مشن قائم ہیں۔ ان پر کتنا روپیہ صرف ہونا چاہیئے۔ یہ روپیہ وہ "تحریک جدید" کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی نوجوان سمجھ سکتا ہے کہ "تحریک جدید" خاصکر دفتر دوم کو کامیاب کرنا کتنا ضروری ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں نے ابھی تک اسکی اہمیت کو اتنا محسوس نہیں کیا۔ جتنا کہ انہیں چاہیئے تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ دفتر اول والوں کی قربانیوں سے بڑھ کر قربانیاں دکھاتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم دفتر اول والوں کی قربانیوں کو ان کے سامنے بطور نمونہ پیش کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ دیکھو تمہارے بڑوں نے کتنی قربانیاں کیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ اب جبکہ مشنوں کا کام زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ ہمارے نوجوان کہتے کہ ہمارے بڑوں نے بیشک بڑی قربانیاں کی ہیں۔ مگر ہمارے وقت میں تو کام ان سے دگنا چوگنا تھا ہم نے وہ سب کر کے دکھلا دیا ہے۔ لیکن سوال ہے۔ کہ کیا ہم ایسا کہہ سکتے ہیں۔ غیرت کی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم ان کے برابر بھی کام نہیں کر سکے۔

کیا آپ اپنے امام کی آواز کو جو اس نے خلیفۂ وقت اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی دونوں حیثیتوں سے بلند کی ہے۔ سنیں گے۔ اور اس طرح جو ذمہ واری اس نے جماعت کے نوجوانوں کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ وہ اسے ذمہ واری کو نبھائیں گے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے نوجوان اپنے فرض کو پوری طرح ادا کریں گے۔

---

## حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

صوفیٔ وقت اور شیریں کلام　　عاشقِ ذوالجلال والاکرام
غمگسارِ جماعتِ احمدؐ　　جاں نثارِ طریقۂ اسلام
شہسوارِ شریعتِ بیضا　　نوبہارِ حدیقۂ اسلام
روز و شب تھا دعاؤں میں مشغول　　تا خدا کی ہو ہم پہ رحمتِ عام
تھے مضامین اس کے جاں پرور　　اور اشعارِ معرفت کے جام
اس کے دم سے تھی سب بہارِ سخن　　رنگِ احمدؐ لئے تھا اس کا کلام
چھیڑتا تھا وہ عشق کے نغمے　　یہی اسکی غذا تھی صبح و شام
مئے الفت سے وہ رہا سرشار　　تھا زباں پر فقط خدا کا نام
خاکساری میں ساری عمر کٹی　　حق نے بخشا تھا گرچہ اونچا مقام
تھا وہ راضی رضائے مولیٰ پر　　لب پہ لایا نہ شکوۂ ایام
زاہدِ خوش خصال پاک اطوار　　ایسے خوش بخت پر ہوں لاکھوں سلام
باوجود ان تمام وصفوں کے　　طب میں تھی اسکو دستگاہِ تمام
قابلِ رشک کس قدر تھا ریاضؔ　　اس کا آغاز اور پھر انجام
ہم نے جانی ہے آج قدرِ سلف　　کیسے کیسے تھے یہ صحابہ کرامؓ

اب نہ دنیا میں آئیں گے یہ لوگ
کہیں ڈھونڈے نہ پائیں گے یہ لوگ

(ملک این۔ اے ریاضؔ مجاہد کشمیر واقف زندگی)

---

## درخواست دعا

میری بچی ثریا نگہت عرصہ ایک ماہ سے دماغی بیماری میں مبتلا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردِ دل سے دعا کے لئے درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری بچی کی آنکھوں میں بینائی عطا فرمائے۔ اور اس خطرناک بیماری سے جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ اللہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

# ہندو کوڈ بل

(از چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے)

(۲)

اب سگوتر وواہ یا انتر جاتیہ وواہ کے متعلق شریمتی اوما نہرو پریاگ (الٰہ آباد) کے خیالات سنئے۔ آپ لکھتی ہیں:۔

"انتر جاتیہ یا انیہ جاتیہ وواہ کا ورودھ کرنے والوں کو یہ سدھ (ثابت) کرنا چاہئے کہ اسے وواہوں کا پرینام (نتیجہ) دیش و سماج کے لئے ہانی کر (مضرت رساں) ہوگا۔ یہ لوگ تو کیول (صرف) دیش کے تیار نہ ہونے کی گاتھا (قصے) گانے کے سوائے کچھ بھی نہیں کرتے۔ یدی کہتے بھی ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ جو بات ہوتی ہی آئی ہے وہ بری ہی سہی پرنتو (لیکن) اسے بدلنے میں ہم اپنے کو سامرتھیہ (قابل) نہیں پاتے۔ اس بھینکر نیتک بھیروتا (خطرناک سیاسی بزدلی) کا مول کارن (اصل سبب) روشیہ میں وناشک ریتیاں (مہلک رسمیں) ہیں۔ جنہوں نے ہماری جاتی کو ایک سے چار اور چار سے سینکڑوں (سینکڑوں) ٹکڑوں میں توڑ کر پھینک دیا ہے۔۔۔۔ مریادا (روایات) کا پرشن (سوال) چھوڑ کر انتر جاتیہ وواہ کے پہلو پر درشٹی (نظر) ڈالنے سے ایک بات نشچت (یقینی) ہو جاتی ہے کہ ویدک سمے سے لے کر آج تک ہمارے شاستروں نے انتر جاتیہ وواہ کو کتنا ہی تراد و شاپت کیوں نہ کیا ہو۔ کنتو ناجائز کبھی نہیں کہا۔ اس سمے ہمارا سماج ایک گھور آپتی (شدید مصائب) میں پڑا ہے۔ یدی انتہ کرن (ضمیر) کا ساتھ دیا جائے تو ہندو دھرم چھوٹتا ہے اور یدی انتہ کرن کا ساتھ نہ دیا جائے تو دھرم نرارتھک (بیکار) ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کچھ انتر آتما کا ساتھ چھوڑ کر آتم سنہار کر (ضمیر کو مار کر) جاتی میں مل جاتے ہیں۔ اور کچھ اپنی انتر آتما قائم رکھ کر ہندو جاتی کی گود سے سدا کے لئے نرواسٹ (جلاوطن) کر دیئے جاتے ہیں۔

۔۔۔۔ ہمارے شاستر تو ایسے وواہ کو جائز بتا کر سرشٹی کی رکھشا کرتے تھے۔ پرنتو آج رواج کی بنا پر پھر ان وواہوں کو ناجائز قرار دیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہو یا کوئی کوئی ستری بیس پچیس برس (برس) تک گرہستھ جیون وتیت کرنے کے پشچات (شادی شدہ زندگی کو چھوڑنے کے بعد) گھر سے اپنے چار چار بچوں کے ساتھ نکال باہر کی جاتی ہیں اور پتی کے اس ریتیاچار (ظلموں) کے ورودھ (خلاف) قانون اس کی اٹھوا دیا) اس کے بچوں کی کوئی رکھشا (حفاظت) نہیں کرتا۔"

(شانتی جنوری ۳۷ء)

اس کے بعد شریمتی کیلاش کے خیالات سنئے:۔

"وواہ کا قانون بھی ہندو استریوں کے حق میں انیائے پورن (بے انصافی سے پر) ہے۔ وواہ کی یہ انی رسم دویوستھا (رسم) اب ٹوٹ گئی ہے۔ اگر ہم ایسے قانون کو نہیں بدلیں گے تو ہمارے سماج کا سنگٹھن (اتحاد) بھی ڈھیلا پڑ جائے گا اور اوویوستھا (بدنظمی) پھیل جائے گی۔۔۔۔ استری جاتیہ وواہ اب نندنیہ نہیں سمجھا جاتا" (شانتی)

سگوتر وواہ کے متعلق جہانتک قانون اور رسم و رواج کا تعلق ہے عملی طور پر ان کا اطلاق عورت پر کیا جاتا ہے۔ مرد اپنے آپ کو اس قانون سے مستثنیٰ سمجھتا ہے۔ اس کی اپنی عملی حالت یہی ہے کہ سگوتر ہو یا اگوتر جہاں سے بھی اسے اپنی پسند مل جائے شادی کر لیتا ہے اس بات کا ثبوت کہ مرد سگوتر وواہ کے قانون کی خود تو پابندی نہیں کرتے عورتوں سے پابندی کرواتے ہیں۔ شری وید بندر کے اس بیان سے ملتا ہے جو انہوں نے ایک بار کوڈ بل پر بحث کے دوران میں دیا تھا۔ آپ نے کہا:۔

"دھرم شاستر کا نام لینے والے خود تو ان پر عمل نہیں کرتے۔ عورتوں کو ان پر عمل کروانے کے لئے مجبور کرتے ہیں وہ خود تو رام بنتے نہیں عورتوں کو ستی سیتا بنانا چاہتے ہیں۔"

(آریہ گزٹ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۴۹ء)

طلاق کا حق بھی ہندو مردوں نے اپنے لئے ہی مخصوص کر رکھا ہے۔ ہندو دھرم شاستر کی رو سے اسے حق حاصل ہے کہ ناپسندیدہ عورت کو جب چاہے چھوڑ کر دوسری سے شادی کر لے مگر عورت کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں۔ زندگی میں اسے ایک ہی بار ایک ہی مرد سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ اس کا خاوند خواہ کتنا ہی بدچلن بدخو، سخت گیر، شرابی کبابی ہیجڑا ہو۔ اس کے لئے لازم ہے کہ دیوتا کی طرح اس کی سیوا (خدمت) کرتی رہے۔ مگر آج کی عورت اب ان پابندیوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔۔۔۔ ہندو شاستروں کے احکام ان کے نزدیک بے معنی ہیں۔ آریہ گزٹ کی ایک تازہ رپورٹ ہے کہ۔

"کانپور کی عدالتوں میں طلاق حاصل کرنے کے لئے تقریباً پچاس ہندو عورتوں نے دعوے دائر کر رکھے ہیں"

یہ صرف کانپور کی رپورٹ ہے باقی اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ بہرحال اگر ہندو مرد کو طلاق کا حق حاصل ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ عورت کو اس حق سے محروم رکھا جائے۔ شریمتی کیلاش واستو نے طلاق کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"میرا وشواس (یقین) ہے کہ کوئی نیتک سدھانت نہیں ہے جو ستری کو ایسے پتی کا ساتھ نہ چھوڑنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ اس کے ویکتیگت (ذاتی) وکاس (ترقی) میں سہایتا دینے میں اسمرتھ (ناقابل) ہو۔ ستری کا بھی اپنا سوتنتر ویکتتو (آزاد حیثیت) اور سوتنتر آتما (آزاد ضمیر) ہے۔ یہ ستیہ (سچ) ہے کہ بہت سے ایسے (سناتنی کٹر پنتھی) لوگ جو کئی کارنوں سے وہ ایک کارنوں سے وہ ایک سنبندھ چھید (طلاق) کا ورودھ (مخالفت) کرتے ہیں۔ کنتو ستریوں کی کوئی بھی سمسیا (مجلس) ایسی نہیں ہے جس سے طلاق کا سمرتھن (تائید) نہ کی ہو۔ مجھے تو اس رشتے میں کچھ بھی سنکلپ وکلپ (شک و شبہ) نہیں ہے۔ میں تو طلاق کے قانون کا پوری طرح سمرتھن (تائید) کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر اس کے ساتھ ہی ہمیں سمپتی (وراثت) کا پورا ادھیکار (حق) دے دیا جائے۔ سامپتک ادھیکار (حق وراثت) کی بنا طلاق کا قانون ستریوں کے لئے ردھک رکھ نیک (نصیب) ہوگا۔"

(شانتی جنوری ۳۷ء)

جن لوگوں نے طلاق کی ضرورت اور اہمیت پر غور کیا ہے انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ بعض دفعہ حالات ایسے ہو جایا کرتے ہیں جبکہ شوہر اور بیوی کے باہمی تعلقات زیادہ دیر قائم رکھنے ناممکن ہو جاتے ہیں اس وقت ضروری ہے کہ عورت کو مرد سے علیحدگی حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اخبار "ریاست" دہلی نے طلاق کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"ہندوؤں میں طلاق جائز نہیں۔ طلاق جائز نہ ہونے کے باعث چونکہ ہندو عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی اس لئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مقابلہ پر ہندو گھروں میں عورت پر ظلم بھی نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اور ظلم زیادہ ہونے کی صورت میں ہندو عورت یا تو خودکشی کرتی ہے یا وہ ظلم کرنے والوں کو زہر دے کر چھٹکارا چاہتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ تو مرتے ہیں جن کو زہر دیا گیا۔ اور وہ عورت پھانسی پاتی ہے یا جیل جاتی ہے جو زہر دینے کا جرم کرتی ہے۔ ہندو عورتوں پر کئے جا رہے شرمناک مظالم کے دور ہونے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ ہندوؤں میں طلاق کو جائز قرار دیا جائے اور جب بھی شوہر اور بیوی کے درمیان تعلقات کا قائم رہنا ممکن نہ ہو علیحدگی اختیار کر لی جائے"

(بحوالہ اخبار الفضل ۵/۶ ۱۳)

ہندو مذہب میں باپ کی جائیداد میں لڑکی کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا لیکن اسلام نے باپ کے ترکہ میں لڑکوں کے ساتھ لڑکی کا حصہ بھی مقرر کیا ہے۔ ہندو مذہب میں طلاق جائز نہیں۔ اسلام نے مرد و عورت کو طلاق کے مساوی حقوق دیئے ہیں۔ ہندو مذہب میں ماں کی سات پشتوں اور باپ کے خاندان میں شادی ناجائز ہے۔ اسلام نے بعض رشتہ داروں کے سوائے (جن کا نساء ۲۴-۲۱ میں تفصیلاً ذکر ہے) سب جگہ مناسب شرائط کے ماتحت شادی جائز قرار دی ہے۔ ہندو لوگ زبان سے نہ سہی اپنے عمل سے یہ بات ثابت کر رہے ہیں کہ شادی کے متعلق جو اصول اسلام نے قائم کئے ہیں وہی قابل عمل ہیں۔ ہندو دھرم شاستروں کے خلاف عورتوں نے بغاوت کر دی ہے اور قانون کی مدد سے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہیں۔

مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل اسلام کی عالمگیر تعمیم ہونے کا ان الفاظ میں اعلان کر دیا تھا:۔

"لا یبقیٰ بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز او ذل ذلیل۔"

(مشکوٰۃ)

یعنی کوئی پختہ گھر اور کچا گھر ایسا نہیں رہے گا جس میں اسلام داخل نہ ہو۔ خواہ خوشی سے قبول کر کے عزت پا جائے یا مجبوراً حالات ماحول کی انقلابی تحریک سے متاثر ہو کر اسلام کے قوانین کو ماننا پڑے۔

# مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

آج جس طرف نگاہ اٹھاؤ مسلمانوں پر خوف وہراس اور یاس و ناامیدی کے ہی بادل چھائے دکھائی دیتے ہیں۔ برعکس اس کے غیر اقوام ترقی کے میدان میں ہر لحاظ سے مسلمانوں سے آگے نظر آتی ہیں۔ اور آج وہ قوم جس کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں اور تکذیب انبیاء کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت و برکت کے دروازے بند کر دیئے تھے۔ اور صدیوں تک اسے مغضوب بنائے رکھا ان دنوں عرب ممالک نے کئی علاقوں پر اپنا تسلط جما رہی ہے اور اس کے مقابل وہاں کے مسلمان پسپا ہو رہے ہیں۔

اسرائیلی حکومت کا قیام نہ صرف عرب ممالک کے مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی حیرت و استعجاب کا موجب بن رہا ہے۔ ان کی نگاہیں جب اپنے شاندار عہد ماضی کی طرف اٹھتی ہیں اور وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے روحانی آباؤ اجداد باوجود بے سروسامان اور قلیل التعداد ہونے کے باسروسامان اور کثیر التعداد اغیار پر ہر میدان میں کامیاب و کامران رہے اور فتح و نصرت ان کے پاؤں چومتی رہی۔ تو موجودہ ذلت و ادبار انہیں اور بھی حیران و ششدر کر دیتا ہے اور وہ بڑے تعجب سے اپنی مجلسوں اور محفلوں میں اس ناکامی و نامرادی کے پیش نظر ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ آخر وجہ کیا ہے کہ ہم دور حاضرہ میں باوجود لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے دوسری قوموں کے مقابل شکست پر شکست کھا رہے ہیں اور ہمارا مستقبل ہمیں نہایت ہی تاریک اور بھیانک صورت میں نظر آرہا ہے۔

مسلمانوں کے موجودہ تنزل اور پستی کے اسباب اگر ہم سے پوچھے تو ہم تو اسے یہی کہیں گے کہ زمانہ حال کے مسلمانوں نے اس سنہری عمل کو ترک کر دیا۔ جس پر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا مرتن تھا۔ اگر ان کے دلوں میں صحابہ کرام جیسا ایمان ہوتا اور ان جیسے اعمال۔ اخلاق اور کردار ہوتے تو آج انہیں یہ ذلت و رسوائی نصیب نہ ہوتی۔ جو ہو رہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت اولیٰ کے مقدس زمانہ میں مسلمانوں کے دلوں سے کفار کا رعب و دبدبہ اٹھ چکا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت میں کفار عجم۔ نے مسلمانوں کے مقابل اپنے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور مسلمانوں کا خوف و ہراس امن و سکون کی حالت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ کے عہد سعادت میں قیصر روم کی مملکت کے ایک بڑے حصہ پر مسلمان قابض ہو چکے تھے۔ گویا قلیل عرصہ میں ہی اہل توحید کے ہاتھوں کفر کے ہاں صف ماتم بچھ گئی تھی اور معبودان باطلہ کے پجاریوں کی دلی خواہشوں اور ارادوں پر پانی پھر گیا تھا اور عرب اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں پر مسلمانوں کا کامل غلبہ ہو چکا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیونکر ہوا؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرما دیا تھا کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ط یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون ۱۸/۱۳ ع

یعنی خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک اعمال بجا لائے کہ وہ ضرور خلیفہ بنائے گا ان کو زمین میں جس طرح اس نے خلیفہ بنایا تھا ان سے پہلے لوگوں میں سے اور یہ کہ ان کے لئے ان کا دین جو پسند کیا گیا ہے ان کے لئے البتہ ضرور قائم کرے گا اور یہ کہ تبدیل کر دے گا ان کو بعد ان کے خوف کے امن کی صورت میں اور وہ عبادت کریں گے میری اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو کوئی انکار کرے اسکے بعد تو وہی فاسق ہیں۔

آج اگر مسلمان بحیثیت مجموعی دنیا کے کئی ایک ممالک میں ذلیل و خوار نظر آرہے ہیں تو اس کی بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ ان سے دولت ایمان ان کی بداعمالی اور بدبختی کے چھین لی گئی اور فقدان روحانیت کے باعث دنیوی مال و دولت کو ہی اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ بیٹھے ایسی صورت حال کی موجودگی میں یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ خدا تعالےٰ انہیں خاص احترام کرتا جاتا اور دنیا کی دوسری قومیں ان کے مقابل کامیاب نہ ہوتیں؟

سچ پوچھو تو مسلمانوں کی زبوں حالی اور اقوام غیر کے مقابل آئے دن ناکامی کا منہ دیکھنا درحقیقت ایک عذاب ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر مسلط کیا گیا اور جب تک یہ اپنی حالت تبدیل نہ کریں گے اور اپنا ہر عمل اسلام کی تعلیم کے مطابق نہ بنائیں گے اس وقت تک ان کی ایسی ہی دگرگوں حالت رہے گی

موجودہ زمانہ کے مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ انہیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح فتوحات حاصل ہوتی رہیں۔ اور ان کے دشمن میدان مقابلہ میں ان سے نمایاں شکست کھائیں تو اسکی یہی صورت ہے کہ وہ اپنے اعمال۔ اخلاق اور کردار بزرگان سلف کی مانند بنائیں اور یقین کریں کہ ان کی کامیابی و کامرانی کا راز اسلامی اصول پر کاربند ہونے میں ہی مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ

یعنی انسان کی محنت و کوشش کے مطابق ہی اسے جزا ملتی ہے یعنی جو کوئی جس معاملہ میں کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اسکی جزا دے دیتا ہے۔ صحابہ کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میدان عمل میں جو کچھ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس کے عوض خدا تعالےٰ نے انہیں بڑھ چڑھ کر اس کا بدلہ دیدیا اور وہ دین و دنیا کے بادشاہ ٹھہرے پس دور حاضرہ کے مسلمانوں کے لئے بھی ازبس ضروری ہے کہ وہ اپنے روحانی آباؤ اجداد کے نقش قدم پر اپنے تئیں چلا کر وہ کام کارہائے نمایاں دکھائیں کہ جنہیں دیکھ کر اللہ تعالےٰ ان پر خوش ہو جائے اور وہ اپنے فضل سے ان کی موجودہ خطرناک حالت تبدیل کر دے اور پہلے کی طرح انہیں دین و دنیا کا بادشاہ بنا دے اگر مسلمان اپنی زندگیوں میں روحانی اعتبار سے واقعی تبدیلی پیدا کر لیں تو وہ وقت دور نہیں کہ جب ساری دنیا ہی ان کے قدموں میں آگرے گی اور ان کا سکہ تسلیم کیا جانے لگے گا۔

چنانچہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں ایک جگہ نہیں بلکہ متعدد مقامات پر مسلمانوں کو مومن بننے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی صورت میں بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

(۱) ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (پ ۴ ع)
یعنی ہمت مت ہارو اور پریشان نہ ہو۔ اگر تم حقیقی مومن ہو تو کامیابی اور فتح تمہارے لئے ہی مقدر ہے۔

(۲) اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ یعنی یہ اللہ والوں کا گروہ ہے آگاہ رہو خدا تعالےٰ کی جماعت ہی بالآخر غالب رہے گی

(۳) وکان حقا علینا نصر المؤمنین
یعنی اہل ایمان کی تائید و نصرت کرنا ہم پر لازم ہے۔

(۴) وان جندنا لھم الغالبون یعنی ہمارا لشکر (مومن) ہی یقیناً کامیاب ہو کر رہیگا

(۵) سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ (پ ۴ ع) یعنی مستقبل قریب میں تمہارا رعب کافروں کے دلوں پر بٹھا کر رہیں گے۔

یہ اور اس قسم کی باقی آیات قرآنیہ صاف بتا رہی ہیں کہ مومن لوگ کفار کے مقابل یقیناً غالب آکر رہیں گے۔ اب مقام غور ہے کہ اگر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے اندر واقعی سلام اور ایمان ہوتا اور وہ خدا اور رسول کے فرامین کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال چکے ہوتے تو آج انہیں یہ ایام بد دیکھنے کیوں نصیب ہوتے

یہ امر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ کوچہ روحانیت سے کہیں دور جا چکے ہیں۔ ان کی اس قابل رحم حالت کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے ان کی روحانی بیداری کا پھر سے سامان کیا ہے اور کشتی اسلام کو بھنور سے نکالنے کے لئے اس نے حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے ایک خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روحانی ملاح کی حیثیت میں کھڑا کیا ہے۔ جس نے بروقت دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنواز زمین آمد امام کامگار

اے بھائیو! یہ صداقت بھری آواز یقیناً خدائی منشاء اور ارادہ سے بلند ہوئی ہے زمانہ کے حالات اس کا تقاضہ کر رہے تھے۔ یہ آواز اس لئے بلند ہوئی تا مسلمانوں کو از سر نو غیروں پر غلبہ دلایا جائے کاش! مسلمان وقت کی نزاکت دیکھیں اور خدا تعالےٰ کی طرف سے بلند کی ہوئی آواز کو ایک کان سے سنکر دوسرے کان گزار دیں نہیں کہ یہ مقدس آواز اپنے اندر ان کی زندگی کا سامان رکھتی ہے۔

## قائمقام ناظر تعلیم و تربیت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ماتحت ۲۷ سے مکرم خالص صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو قائمقام ناظر تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے مجھے افسوس ہے کہ یہ اعلان اس سے پیشتر نہیں ہو سکا۔ (ناظر اعلیٰ)

## شفا میڈیکو

یہ دیکھ کر کہ لیڈی ڈاکٹر کا انتظام نہائت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور مستورات یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا پہلے سے ہی اس کی شدید ضرورت محسوس کر رہی تھیں۔ کیونکہ اُنہوں نے اس اقدام کو نہائت ہی شکریہ کے ساتھ سراہا ہے۔ ہم نے اوقات مشورہ کو بدل دیا ہے تاکہ زیادہ آسانی کے ساتھ مستورات مشورہ حاصل کر سکیں۔ چنانچہ اب صبح ۹ بجے سے لیکر ایک بجے دوپہر تک لیڈی ڈاکٹر مشورہ کیلئے موجود ہوا کریں گی۔

مزید یہ انتظام کیا گیا ہے کہ عام معمولی قسم کی بیماریوں کی کوئی فیس نہیں لی جایا کرے گی۔ بلکہ صرف ان بیماریوں کی فیس لی جائیگی جو کہ زیادہ پیچیدہ قسم کی ہونگیں۔ اور پورے امتحان کی ضرورت ہوگی لیکن فیس اُن کی بھی نہائت ہی قلیل لی جایا کریگی۔

علاوہ ازیں یہ خبر بھی نہائت خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ ایک نہائت قابل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر شفا میڈیکو میں مل سکیں گے۔ مشورہ مفت ہوگا۔ اوقات مشورہ رمضان میں ۲ بجے سے ۶ بجے شام ہونگے۔ صبح ½ ۷ بجے سے لیکر ½ ۸ بجے تک ٹیکے بھی مفت لگائے جاتے ہیں۔

غرض ہر اعتبار سے ہم نے شفا میڈیکو کو بہترین طبی مرکز بنا دیا ہے جہاں نہ صرف لاہور بلکہ باہر سے بھی دوست آکر فائدہ اُٹھا رہے ہیں

**منیجر شفا میڈیکو** بالمقابل بھارت بلڈنگ۔ نزد چوک میو ہسپتال ۶۹ نسبت روڈ **لاہور**

---

## زمیندار جماعتیں توجہ کریں

نہائت افسوس کے ساتھ یہ امر زمیندارہ جماعتوں کے نوٹس میں لایا جاتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے چندہ جات کی آمد تقریباً بند ہے۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں پر اثر پڑ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ گندم کا نرخ ارزاں ہو جانے کی وجہ سے اکثر احباب نے گندم فروخت کرنے سے روک لی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا چندہ جو انہوں نے گندم فروخت کرنے پر ادا کرنا تھا۔ گندم فروخت نہ ہونے کی وجہ سے ادا نہیں کر سکے ان کی اس تھوڑی سی غفلت سے سلسلہ کے کاموں پر جو اثر پڑ رہا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ اور اگر یہی کیفیت کچھ عرصہ اور رہی تو ممکن ہے کہ سلسلہ کے بعض کاموں کو نقصان اُٹھانا پڑے۔ لیکن ایک حقانی جماعت کے مخلص احباب کا یہ فرض ہے۔ کہ سلسلہ کو ایسی حالت پیش نہ آنے دیں۔ اور اگر ایسی حالت پیش آ جائے۔ تو اس کی ہر طرح سے مالی قربانی کر کے ازالہ کریں۔



پس جملہ زمیندار احباب جماعت اور ان کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے چندہ کے حصہ کی گندم جلد سے جلد فروخت کر کے سلسلہ کی بروقت امداد فرمائیں۔

(نظارت بیت المال)

## ضلع گوجرانوالہ کی احمدی جماعتوں کی کانفرنس

مورخہ ۶ر اگست ۱۹۵۰ء بروز اتوار ۲ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں ضلع گوجرانوالہ کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال شامل ہوں گے۔ لہٰذا تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے سیکرٹریان مال کو ہمراہ لے کر ۶ر اگست کو بوقت مقررہ اس کانفرنس پر حصہ لینے کے لئے گوجرانوالہ پہنچ جائیں۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل امور پیش ہوں گے۔

(۱) مختلف جماعتوں کے بجٹ اور آمد میں کمی کی وجوہات کیا ہیں اور ان کو دور کر کے کس طرح چندہ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ (۲) انتخاب امیر ضلع گوجرانوالہ برائے ۵۳-۱۹۵۰

نوٹ:- ۱- سیکرٹریان مال اپنا اپنا مالی ریکارڈ ہمراہ لائیں۔

۲- انتخاب امیر میں صرف امراء و پریذیڈنٹ صاحبان حصہ لیں گے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

## پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر صابر حسین صاحب صابر ساکن قادیان کا قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد پتہ نہیں لگ سکا کہ وہ کہاں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ جس صاحب کو علم ہو یا ڈاکٹر صاحب بذات خود اس اعلان کو پڑھیں بہتر ہے نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

---

## وی پی کا انتظار نہ کریں

بلکہ چندہ الفضل بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ تاریخ اختتام چندہ سے ایک ہفتہ قبل وی پی کیا جاتا ہے

۲۱۳۸۱- شاہ محمد صاحب ۱۵ رجولائی ۱۹۵۰ء

۲۳۲۷۹- چوہدری محمد اکبر صاحب ۱۶ر " "

۲۳۰۴۳- میاں فقیر اللہ صاحب ۱۷ر " "

۲۳۰۴۴- ایم بی چغتائی صاحب ۱۸ر " "

۲۰۳۸۱- حکیم محمد سہیل صاحب ۱۹ر " "

۲۰۲۶۸- ماسٹر مسامون خان صاحب " " "

۲۱۸۴۵- اے۔ احمد۔ قریشی صاحب " " "

۲۳۲۸۱- چوہدری ہدائت اللہ صاحب " " "

۱۶۴۹۵- فتح دین صاحب ۲۰ر " "

۲۰۷۵۷- غلام اللہ صاحب " " "

۲۱۰۷۰- عبد المجید صاحب " " "

۲۱۷۰۴- حکیم الدین صاحب " " "

۲۱۶۸۵- چوہدری محمد فضل صاحب " " "

۲۳۳۴۰- شیخ اللہ رسول صاحب " " "

۲۰۵۴۰- چوہدری عطاء اللہ صاحب ۲۱ر " "

۲۱۸۴۳- چوہدری علیم الدین صاحب " " "

۱۷۵۰۴- میجر سلیم اللہ صاحب ۲۲ر " "

۲۰۷۴۳- مستری محمد دین صاحب " " "

۲۳۳۵۴- حکیم دین محمد صاحب " " "

۱۴۴۵۶- شیخ محمد نذیر صاحب ۲۳ر " "

۲۵۵۶- محمد یوسف صاحب " " "

۲۳۰۵۶- دلبر حسین صاحب " " "

۲۳۰۵۴- عزیز محمد صاحب " " "

۲۳۰۶۲- پیر شریف احمد صاحب " " "

۱۵۲۱۲- چوہدری غلام محمد صاحب ۲۴ر جولائی ۱۹۵۰ء

۲۳۰۶۰- مولوی عبد السبوح صاحب " " "

۲۱۹۸۷- ملک مبارک احمد خان صاحب " " "

۲۳۰۶۱- چوہدری لطیف احمد صاحب " " "

۱۵۵۲۵- عزیز حسین صاحب " " "

۲۱۴۸۷- عبد القادر صاحب بی اے ۲۵ر " "

۲۱۴۸۸- میاں محمد ہاشم صاحب " " "

۱۷۵۱۹- ظہور الدین صاحب ۲۶ر " "

۲۱۴۹۴- مسیرز اے کیو چوہدری " " "

۲۳۰۶۶- مستری عبد الغنی صاحب " " "

۲۳۲۲۴- غلام نقشبند صاحب " " "

۲۳۲۳۰- راجہ غلام حسن صاحب ۲۷ر " "

۱۹۳۵۰- ملک مولا بخش صاحب ۲۸ر " "

۲۳۲۹۲- شیخ محمد مقبول صاحب " " "

۱۷۶۱۵- محمد فرید الدین صاحب ۳۰ر " "

۲۰۹۵۵- مہرداد عطاء اللہ صاحب بی اے " "

۲۱۵۰۳- ملک عبد الغنی صاحب " " "

۲۳۰۷۷- دولت احمد صاحب " " "

۲۳۲۳۳- کیپٹن بشیر احمد صاحب " " "

۹۹۴۷- شیخ مولا بخش صاحب ۳۱ر " "

۱۷۹۲۸- محمد چراغ صاحب " " "

۲۰۳۰۱- ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے " "

۲۱۵۰۹- اہلیہ ملک ظفر اللہ صاحب " " "

---

## درخواست ہائے دعا

خاکسار کے بڑے لڑکے عبد الرشید کے گلے میں عرصہ تقریباً تین ماہ سے گلینڈز ہیں۔ نیز ہماری جماعت کے ایک دوست شیخ فیروز الدین صاحب عرصہ تین ماہ سے بخار سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحکیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

## پاکستان کی زرعی ترقی

کھیتی باڑی کے لئے ہم کو اپنے یہاں مزارعوں میں ٹریکٹرس استعمال کرنے چاہئیں اور اگر جلد ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم مویشیوں کے لئے عمدہ خوراک بہم پہنچائیں۔ ان کی بیماریوں کو روکیں تاکہ وہ پھیل کر وبائی شکل نہ اختیار کر سکیں۔ سائنس کے اس دور میں ہم کو جدید زرعی طریقوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال اختیار کرنا چاہیئے۔ مویشیوں کی صحت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے اس سے یقیناً ہماری زرعی پیداوار بھی بڑھے گی اور ہمارے ہاں دودھ وغیرہ کی بھی افراط ہو جائے گی۔ اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ہمارے یہاں پودوں کو کیڑے کھا جاتے ہیں اور ان کو بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس کی روک تھام کے لئے جدید انسدادی تدابیر سے کام لینا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں امریکہ نے صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ جو زراعتی ترقی کی ہے وہ قابل تحسین ہے "امریکہ کی زراعت میں تبدیلیوں" کے نام سے جانسن نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس نے بتایا ہے کہ ان ۱۵ سالوں میں پچھلے پندرہ سالوں کی بہ نسبت زراعتی میدان میں کس قدر ترقی ہوئی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "عمدہ کھاد و چھوٹی مشینوں کا استعمال "بہتر بیج وغیرہ" ایسی چیزیں ہیں جو زراعتی ترقی کی بنیادیں بن سکتیں ہیں اور امریکہ نے ان ہی پر بنیاد رکھ کر زراعتی ترقی کو حاصل کیا ہے۔ وہاں پر مشینوں کی مدد سے بنجر زمین کو زرخیز بنایا گیا ہے۔ اس طرح ۵۰۰۰۰ ایکڑ زمین قابل کاشت ہو گئی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ مویشیوں کی کثرت کے باوجود کوئی بیماری وبائی شکل اختیار نہیں کرتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے کسان اور ماہر فن اپنے مویشیوں کی نگہداشت رکھتے ہیں۔ انہوں نے وہاں کی بیماریوں کو روکنے کی تدابیر اختیار کر رکھی ہیں۔

ہم کو امریکہ کی زراعتی ترقی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اگر ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ موجودہ آلات و تجربات سے پورا فائدہ اٹھائیں گے تو وہ دن دور نہیں جب ہمارے یہاں کی پیداوار میں کئی گنا اضافہ ہو گا۔

---



## اعلان اخراج از جماعت مقاطعہ

مستری عبد المالک صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ساکن کوٹلی لوہاراں کے متعلق قضاء نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ وہ مبلغ -/۲۷۳۲ روپے سید عبد الحی صاحب آف منصوری کو ادا کریں مگر مستری صاحب موصوف نے قضاء کے فیصلہ کی تعمیل نہیں کی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انہیں اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

---

## درخواست دُعا

میری اہلیہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اللّٰہم آمین

(خاکسار ملک فضل احمد ہیڈ وارڈن سنٹرل جیل لاہور)

---

## چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی انگلستان روانگی

### لاہور ریلوے سٹیشن پر احباب نے پُرجوش نعروں کے درمیان آپکو رخصت کیا

لاہور ۳ جولائی چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ جنہیں امام مسجد لنڈن مقرر کیا گیا ہے انگلستان جانے کے لئے کل صبح پاکستان میل کے ذریعہ کوئٹہ روانہ ہوئے وہاں سے آپ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد کراچی تشریف لے جائیں گے اور پھر ۸ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہونگے۔

لاہور ریلوے سٹیشن پر جماعت احمدیہ لاہور کے سینکڑوں احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی حضرات بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعض احباب نے اظہار محبت کے طور پر آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ آپ نے تمام احباب سے جو پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر قیادت ایک قطار میں کھڑے ہوئے تھے۔ مصافحہ و معانقہ فرمایا۔ بعدہ محترم قاضی صاحب نے تمام احباب سمیت آپ کے بخیر وعافیت پہنچنے اور فائز المرام ہونے کے لئے لمبی دعا فرمائی۔ گاڑی روانہ ہونے پر احباب نے اللہ اکبر احمدیت زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد اور چوہدری ظہور احمد صاحب زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے درمیان آپ کو رخصت کیا۔ جو حضرات آپ کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ جناب غلام احمد صاحب بشیر قائمقام وکیل التبشیر چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹرایٹ لاء و وکیل قانون جرمن نومسلم برادرم عبدالکریم صاحب ڈنگر۔ حافظ عبدالسلام صاحب ڈپٹی کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس۔ ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مکرم امام صاحب موصوف یکم جولائی ۱۹۵۰ء بروز ہفتہ گیارہ بجے دن کے قریب ربوہ سے لاہور تشریف لائے تھے۔ رات کو آپ نے اس دعوت میں شرکت فرمائی۔ جو جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے آپ کے اعزاز میں دی تھی۔ اس دعوت میں بہت سے مقامی احباب کے علاوہ مکرم غلام احمد صاحب بشیر قائمقام وکیل التبشیر چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل قانون۔ چوہدری کاشیر محمد صاحب اور چوہدری محمد عارف صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب چوہدری صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور آپ کو صحیح معنوں میں خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا کرے آمین۔

(اسٹاف رپورٹر)

## کوریا کی جنگ کے پھیل جانے کا خدشہ —— ہانگ کانگ خطرہ میں

لنڈن ۳ جولائی۔ کوریا میں مزید امریکی بری فوج روانہ کرنے کے قرائن اور اس افواہ نے کہ ہنگامی صورت حال میں ریزرو فوج طلب کرنے کے انتظامات برطانیہ میں مکمل ہوگئے ہیں۔ اب یہاں اس اعتماد کو کم کردیا ہے۔ کہ امریکہ کی پولیس کارروائی اس جنگ کو کوریا ہی تک محدود رکھنے میں کامیاب ہوگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت جو فوج کوریا میں کام کر رہی ہے اس پر اعتماد نہیں رہا بلکہ خود جنوبی کوریا والے چونکہ اپنے دفاع سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ اور دفاع کی تمام تر ذمہ داری بظاہر امریکی فوج پر آپڑی ہے۔ اس لئے ایسے نئے نکات پیدا ہو گئے ہیں جن کے متعلق روس اور اشتراکی چین کے ردعمل کو سمجھنے میں مبصروں کو دقت محسوس ہو رہی ہے۔

اکثر مبصرین اس لئے اندیشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ اگر باضابطہ مغربی فوج کا بیشتر حصہ کوریا میں مصروف ہوگیا تو مشرق بعید کے دوسرے علاقے اشتراکی حملہ کی زد میں آجائیں گے۔ کہا جارہا ہے کہ چین کی سرخ فوج جس وقت ہانگ کانگ کی سرحد پر پہونچ گئی تھی۔ اس وقت کے مقابلہ میں اب ہانگ کانگ کے لئے بہت زیادہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ نیز یہ کہ سنکیانگ اور کوانگ تنگ کے درمیان چینی اشتراکیوں کی ۲۰۰،۰۰۰ مسلح فوج موجود ہے۔

لنڈن میں امریکی ماہرین کو یقین ہے کہ جاپان میں ان کی قابض فوج اتنی طاقت حاصل کرسکتی ہے کہ کوریا کی صورت حال پر قابو پالے۔ (اسٹار)

## کوریا میں امریکی فوجوں کی تعداد پچاس ہزار ہوجائیگی

واشنگٹن ۳ جولائی۔ پہلی امریکی بٹالین نے جنوبی کوریا کو سنبھالنے کے لئے ایک نیا دفاعی خط قائم کیا ہے۔ کل واشنگٹن کے حلقوں میں یہ بھی سمجھا جارہا ہے۔ کہ اس وقت کوریا میں جو امریکی فوج ہے۔ اس میں توسیع کرکے چند ہفتوں میں اس کی تعداد ۵۰،۰۰۰ کردی جائیگی۔ ایک ہزار فوج طیارہ سے ابھی پہونچائی گئی ہے۔ ہفتہ کے آخر تک اس کی مدد کے لئے مزید چند ہزار جاپان سے ہوائی جہاز ہی سے روانہ کی جائیگی۔ نیویارک کی اطلاعات مظہر ہیں کہ دو ایک دن میں امریکی ٹینک اور ٹینک شکن اسلحہ کی کافی تعداد کوریا پہونچ جائیگی۔

امریکی حلقے نیویارک کی اس اطلاع کی تصدیق نہیں کرتے۔ کہ ایم مولوٹوف مشرق بعید کی جنگی کارروائی کی نگرانی کر رہے ہیں۔ لیکن اس امر کو معنی خیز ضرور سمجھا جارہا ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ سے عوامی معاملات سے الگ ہیں (اسٹار)

## فارموسا پر حملہ کرنے کی اشتراکی تیاری

لنڈن ۳ جولائی۔ ہانگ کانگ کے مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر چینی اشتراکی لیڈروں نے فارموسا پر حملہ کرنے کی دھمکی پر عمل کیا۔ جس کے انتظامات بسرعت مکمل ہو رہے ہیں۔ تو کوریا کی جنگ ضمنی حیثیت اختیار کرلے گی۔ قرائن ایسے ہیں کہ روسیوں سے مشورہ کے بعد جن کا باہمی دفاع کے متعلق پیکنگ سے معاہدہ ہوچکا ہے۔ چند ہفتوں میں آخری فیصلہ ہو جائیگا۔ چینی اشتراکی جو فوجی اور سیاسی اعتبار سے فارموسا کو آزاد کرانے کی پابندی قبول کرچکے ہیں۔ انہوں نے سویٹ فنکاروں سے مشورے کئے ہیں۔ اور ان کے پاس روسی جیٹ اور اور ہوائی جہاز اور دوسرا فوجی سامان موجود ہے

## راولپنڈی میں پاکستانی مصنوعات کی نمائش

راولپنڈی ۳ جولائی۔ عید الفطر کے موقعہ پر یہاں پاکستانی مصنوعات کی ایک بڑی نمائش کا انتظام ہو رہا ہے۔ یہ نمائش کل پاکستان اسکاوٹ ایسوسی ایشن کی راولپنڈی کی شاخ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے۔ اور اس کا مقصد عوام کو ملکی مصنوعات سے روشناس کرانا ہے۔ (اسٹار)

## برطانیہ اپنے چھ ڈویژن میک آرتھر کی کمان میں منتقل کرے گا

نیویارک ۳ جولائی۔ یہاں لنڈن کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ برطانوی فوج کے چند ڈویژن جو اس وقت مشرق بعید میں ہیں جنوبی کوریا کی مدد کے لئے جنرل میک آرتھر کی کمان کے ماتحت دیدئیے جائیں گے۔ اس خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر امریکنوں نے حملہ آوروں کو ۳۸ ویں خط متوازی سے پرے دھکیل دیا تو چین کے اشتراکی یا تو ہانگ کانگ پر حملہ کر دیں گے یا فارموسا میں اترنے کی کوشش کریں گے یا ہند چینی کی جنگ پھر شروع کر دیں گے۔

لیک سکسیس میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں۔ موجودہ امریکی فوج مقیم کوریا کو اقوام متحدہ کے جھنڈے کے ماتحت جنرل میک آرتھر کے زیر کمان اقوام متحدہ کی فوج میں بدل دینے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نازک موقعہ پر جنرل میک آرتھر کی توجہ میکنیکی تفصیلات کی طرف مبذول کرانا صحیح نہ ہوگا۔ (اسٹار)

## جنوبی کوریا کے افسروں کے اہل وعیال کا قتل

لنڈن ۳ جولائی۔ امریکی ہیڈ کوارٹر میں اطلاع پہنچ رہی ہے کہ اشتراکیوں نے ان علاقوں میں جن پر وہ قابض ہو گئے ہیں جنوبی کوریا کے افسروں اور فوجیوں کے گھر والوں کو قتل کرنا شروع کردیا ہے کہا جاتا ہے کہ جنوبی کوریا کے میجر جنرل نے کہا ہے کہ اشتراکی لوگوں کو اس ترتیب سے مار رہے ہیں۔ پہلے جنوبی کوریائی فوجی افسروں کے گھر والے۔ اس کے بعد پولیس کے خاندان والے اس کے بعد سرکاری حکام کے رشتہ دار۔ اور اس کے بعد محض محبان وطن۔ (اسٹار)

## آسٹریلوی پھر برطانوی بن رہے ہیں

سڈنی ۳ جولائی۔ قومیت کے تجربہ کے بعد کل سے پاسپورٹ کی ضرورتوں کے لئے آسٹریلوی پھر برطانوی بن رہے ہیں۔

جنوری میں سوشلسٹ وزیر کے حکم سے لفظ برطانوی کی بجائے آسٹریلوی لکھا جانے لگا تھا۔ لیکن آسٹریلوی سیاحوں نے شکایت کی کہ کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے آرہے ہیں اور بعض لوگ آسٹریلیا کو آسٹریا سمجھ لیتے تھے۔ یہ اعتراف کرتے ہوئے کہ "آسٹریلیا" کا لفظ اس وقار کا حامل نہیں تھا جس کا برطانیہ تھا۔ حکومت نے کل سے برطانوی کا لفظ دوبارہ جاری کرنا شروع کر دیا۔ (اسٹار)